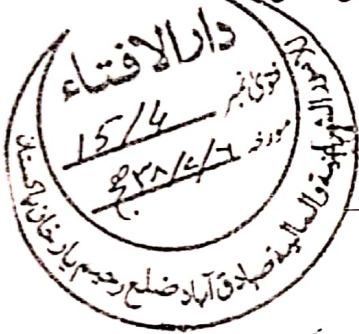


استفتاء (سوال)

- حضرت مفتی صاحب چند مسائل کے بارے میں شرعی رہنمائی درکار ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔
- (1)..... اگر کسی نے کسی سے بیع فاسد کا معاملہ کیا اور خریدی ہوئی چیز آگے کسی کو ہبہ کر دی بالعوض یا بلا عوض تو اس صورت میں موہوب لہ کے لیے اس چیز کا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور ہبہ بالعوض کی صورت میں واہب کے لیے عوض اور موہوب لہ کے لیے اس موہوبہ شئی کو استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟
- (2)..... زید نے بیع فاسد کے ذریعے کوئی چیز خریدی پھر اس پر خرچہ کیا اور اس کی قیمت بڑھ گئی مثلاً بارہ ہزار کی بکری خریدی اس پر خرچہ کیا تو اس کی قیمت پندرہ ہزار ہو گئی اب اس صورت میں بیع کو فسخ کرنا واجب ہے یا نہیں اور اس زیادتی کا کیا حکم ہے؟



سائل: بواسطہ محمد زود

الجواب باسم ملہم الصواب

- (1)..... بیع فاسد کا اصل حکم یہ ہے کہ یہ بیع شرعاً ناجائز ہے اور جب تک وہ خریدی ہوئی چیز بعینہ خریدار کے پاس موجود ہو متعاقدین کے ذمہ اس کو فسخ کرنا ضروری ہے، البتہ اگر مشتری (خریدار) اس پر قبضہ کر لے تو اس کی وجہ سے اس پر ملک خبیث ثابت ہو جاتی ہے اور اس سے نفع حاصل کرنا یا کسی قسم کا تصرف کرنا شرعاً ناجائز ہوتا ہے، البتہ اگر کوئی شخص اس میں تصرف کر لے تو وہ تصرفات نافذ ہو جاتے ہیں، لہذا صورتِ مسئلہ میں بیع فاسد کے ذریعے خریدی ہوئی چیز کو بالعوض یا بلا عوض ہبہ کرنے کی صورت میں موہوب لہ کے لیے اس چیز کو استعمال کرنا شرعاً جائز ہے، البتہ واہب (مشتری) کے لیے اس عوض سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں اب اگر موہوبہ (مشتری) چیز مثالیات میں سے ہو تو اس کی مثل اور اگر مشتری ذات القیم میں سے ہو تو اس کی قیمت بائع (فروخت کنندہ) کو لوٹا کر اس معاملہ کو ختم کرنا لازم ہے۔

الفقه البيوع (160/2)

واما حکم البيع الفاسد عند الحنفية الذين يفرقون بينه وبين الباطل ان الفاسد من البيع يجب على المتعاقدين فسغه ولكنه يفيد ملكا خبيثا بعد قبض المشتري المبيع . . . ان قبض المشتري المبيع فانه يملكه ملكا خبيثا لا يجوز له الانتفاع به بالاكل او الشرب او اللبس او

التصرف فيه الا اذا عقده من جديد بازالة المفسد وانما نفذ الحنفية هذه التصرفات مع كونها غير جائزة للمشتري ، لانه مالك للبيع ، ولو بملك خبيث ، فان باعه الى ثالث ، لا ينقض ذلك البيع لانه تعلق به حق العبد و هو المشتري منه ، ولكن لا يطيب له ما ربح فيه ، بل يجب عليه ان يتصدق به من انه ان امتنع رد المبيع الى البائع ، فانه يرد مثله ان كان مثلياً او قيمته ان كان قيمياً ، فوجهه انه كان يجب عليه رد المبيع بعينه كما قدمنا فان تعذر رد عينه لسبب من الاسباب ، لزمه مثله او قيمته ، كما في الغصب ، ويسترد الثمن من البائع .

الشامية (93/5)

وقال في الفتح: فإذا أعتقه أو باعه أو وهبه وسلمه فهو جائز وعليه القيبة لما ذكرنا من أنه ملكه بالقبض فتنفذ تصرفاته فيه، وإنما وجبت القيبة؛ لأنه انقطع حق الاسترداد لتعلق حق العبد به والاسترداد حق الشرع وحق العبد مقدم لفقره فقد فوت المكنة بتأخير التوبة . ملخصاً: أي أن الواجب عليه كان هو التوبة بالفسخ والاسترداد وتأخيرها إلى وجود هذه التصرفات التي تعلق بها حق عبد يكون قد فوت مكنته من الاسترداد فتعين لزوم القيبة، ومقتضاه أن المعصية تقرر عليه فلا يخرج عن عهدها إلا بالتوبة وإن الفسخ .

(2) بیع فاسد کے ذریعے خریدی ہوئی چیز میں خریدار اگر ایسا تصرف کر دے جس کی وجہ سے اس کی قیمت میں اضافہ ہو جائے تو ایسی زیادتی کی چار صورتیں ہیں۔

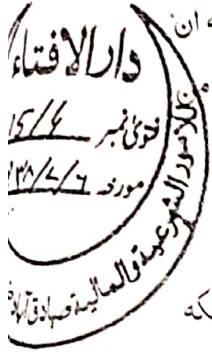
(1) متصلہ غیر متولّدہ یعنی ایسی زیادتی جو خریدی ہوئی چیز سے متصل ہو اور اس اصل چیز سے نہ نکلی ہو جیسے کپڑا خرید اس کو رنگ لیا یا سلائی کروالیا۔

(2) متصلہ متولّدہ یعنی ایسی زیادتی جو خریدی ہوئی چیز سے متصل ہو اور اس اصل چیز سے نکلی ہو جیسے کوئی جانور خرید پھر اس کی اچھی دیکھ بھال کی تو اس کی قیمت میں اضافہ ہو گیا۔

(3) منفصلہ متولّدہ یعنی ایسی زیادتی جو خریدی ہوئی چیز سے ہی نکلی ہو، لیکن اس سے جدا ہو جیسے جانور خرید اس نے بچے دے دیے۔

(4) منفصلہ غیر متولّدہ یعنی ایسی زیادتی جو خریدی ہوئی چیز سے نہ نکلی ہو، لیکن اس سے جدا ہو جیسے غلام خرید اس کو کسی نے کوئی چیز ہبہ (گفٹ) کر دی یا غلام نے کوئی کام کر کے کمائی حاصل کر لی۔

پہلی صورت کا حکم یہ ہے کہ اس زیادتی کی وجہ سے معاملہ کو فسخ کرنے کا حق تو ختم ہو گیا، البتہ اگر وہ چیز مثالیات میں سے ہو تو اس کی مثل اور اگر قیمیات میں سے ہو تو قیمت لوٹا کر معاملہ کو فسخ کرنا ضروری ہے تاکہ گناہ کا ازالہ ہو جائے۔

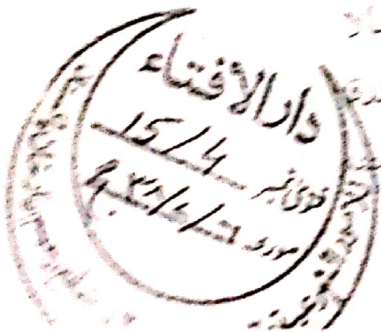


دوسری اور تیسری صورت کا حکم یہ ہے کہ یہ زیادتی فسخ بیع کے لیے مانع نہیں، بلکہ اصل بیع اور زواہم بائع کو لوٹا کر معاملہ کو فسخ کرنا ضروری ہے اور بائع کے لیے زواہم سے نفع حاصل کرنا بھی جائز ہے، تاہم اگر زواہم ہلاک ہو جائیں تو اس کا ضمان مشتری پر لازم نہیں ہو گا اور اگر مشتری خود ہلاک کر دے تو مشتری پر ضمان آئے گا، البتہ اگر اصل بیع ہی ہلاک ہو جائے تو اس صورت میں بائع کو زواہم اور بیع پر قبضہ کے دن کی قیمت لوٹا کر معاملہ کو فسخ کرنا ضروری ہے۔

چوتھی صورت کا حکم یہ ہے کہ یہ زیادتی بھی فسخ بیع کے لیے مانع نہیں، بلکہ اصل بیع اور اضافہ بائع کو لوٹا کر معاملہ کو فسخ کرنا ضروری ہے، البتہ اس صورت میں بائع ان زواہم سے نفع حاصل نہیں کرے گا، بلکہ ان کو صدقہ کرے گا، اور اگر یہ زواہم مشتری کے پاس ہلاک ہو جائیں تو بالاتفاق مشتری پر ضمان لازم نہیں ہو گا اور اگر مشتری خود ہلاک کر دے تو اس صورت میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مشتری پر ضمان لازم نہیں ہو گا، البتہ صاحبین رحمہم اللہ کے نزدیک مشتری کے ذمہ ضمان ادا کرنا ضروری ہے۔ اور اگر اصل بیع ہی ہلاک ہو جائے تو اس صورت میں مشتری پر ضمان لازم ہو گا اور زواہم مشتری کے ہوں گے۔

الشامیة (100/5)

(قوله وكذا) أي ومثل البناء والغرس في امتناع الفسخ كل زيادة متصلة بالمبيع غير متولدة عنه (قوله وجارية علقته منته) جعله من الزيادة الغير المتولدة نظرا لبقاء الرجل ط (قوله فلو منفصلة كولد الخ) أي بأن ولدت من غير المشتري وفي الجوهرة لو كانت الزيادة متصلة بغير متولدة كالصبيغ والخياطة انقطع حق الفسخ وان كانت متولدة أي كالسمن لا تمنع الفسخ وكذا منفصلة متولدة كالولد والعقر والأرض، ولو حلكت هذه الزوائد في يد المشتري لا يضمنها، وإن استهلكها ضمن، وإن هلك المبيع فقط فللبائع أخذها وأخذ قبضة المبيع يوم القبض، وإن كانت منفصلة غير متولدة كالكسب والهبية فللبائع أخذ المبيع معيا ولا تطيب له ويتصدق بها، وإن حلكت في يد المشتري لا يضمن، وكذا لو استهلكها عنده، وعندهما يضمن، وإن استهلك المبيع فقط ضمنه والزوائد لتقرر ضمان الأصل. ومخلصا. وبه علم أن الزيادة بأقسامها الأربع لا تمنع الفسخ إلا المتصلة الغير المتولدة. أما المتصلة المتولدة كالسمن والمنفصلة المتولدة كالولد وغير المتولدة كالكسب فإنها لا تمنع الفسخ، وأنه يضمن المنفصلة المتولدة بالاستهلاك لا بالهلاك، وكذا غير المتولدة عند غيرها عنده. وهذا التقرير أيضا موافق لما في البحر عن جامع الفصولين (قوله سوى منفصلة غير متولدة أي كالكسب، وهذا استثناء من قوله ويضمنها باستهلاكها فإن هذه لا تضمن بالاستهلاك إلا الإمام كما علمته).



وكذلك ان زاد المشتري في المبيع زيادةً متصلةً غير متولدة منه والاصل في هذا ان المشتري اذا احدث في المبيع صنعاً لو احدثه الغاصب في المغصوب يقطع حق المالك يبطل حق الفسخ . و يتقرر حقه في ضمان القيمة او المثل وانما كان كذلك لان القبض في البيع الفاسد قبض الغصب لان كل واحد منهما مضمون الردّ حال قيامه و مضمون القيمة او المثل حال هلاكه . اما الزيادات المتصلة المتولدة والمنفصلة المتولدة فانها لا تمنع الفسخ ولو هلكت هذه الزوائد بيد المشتري لا يضمنها وان استهلكها ضمن ، وان هلك المبيع فقط ، فللبائع اخذها ، و اخذ القيمة المبيع يوم القبض وان كانت الزوائد منفصلة غير متولدة . . . فللبائع اخذ المبيع مع الزوائد ولكنها لا تطيب له ويتصدق بها وان هلكت في يد المشتري لا يضمن وكذا لو استهلكها عند الامام ابي حنيفة وعندها يضمن وان استهلك المبيع فقط ، ضمنه ، والزوائد له . لتقرر ضمان الاصل وقال ابن عابدين رحمه الله تعالى وبه علم ان الزيادة بأقسامها الأربع لا تمنع الفسخ إلا المتصلة الغير المتولدة . أما المتصلة المتولدة كالسهن والمنفصلة المتولدة كالولود وغير المتولدة كالكسب فياتياً لا تمنع الفسخ ، وأنه يضمن المنفصلة المتولدة بالاستهلاك لا بالهلاك . وكذا غير المتولدة عند حملا لا عند .

دستخط: حضرت مفتي محمد ابراهيم صاحب دامت بركاتهم

والله اعلم بالصواب

محمد ياسر شاه عفا الله عنه

عمار ياسر شاه عفا الله عنه

دار الافتاء: للاُمور الشرعية والمالية صادق آباد

4/ رجب المرجب 1438 هـ

بمطابق 2/ ابريل 2017

الجواب صحیح
محمد ابراهيم



دستخط: مفتي طارق بشير صاحب مدظلهم

دستخط: مفتي حماد الله نور صاحب مدظلهم

الجواب صحیح
البرالسن محمد الله

الجواب صحیح
طارق بشير عفا الله عنه

7/ 6 / 1438 هـ

